نوحہ

چاند نکلا ہے پھر محرم کا لوگ فرشِ عزا بچھانے لگے
جن کے دل میں حسین رہتے ہیں اشک آنسو سے وہ بہانے لگے

1۔ مار ڈالے سلگتے صحرا میں فاطمہ کے پسر لعینوں نے
ذاکرین حسین مجلس میں انکی مظلومیت بتانے لگے

2 ۔فاطمہ سیدہ گواہ رہنا تیرے فرزند کو نہیں بھولے
اپنے دکھ درد بھول کر مومن تیرے بیٹے کا غم منانے لگے

3۔انبیا سارے اشکبار ہوئے ایک کہرام تھا فرشتوں میں
جب ضعیفی میں لاشہء اکبر شاہ کرب و بلا اٹھانے لگے

4۔ غش کیا تو شباب تھا تیرا جب کھلی آنکھ تو ضعیفی تھی
اپنی معراج سے تجھے عابد آتے آتے بڑے زمانے لگے

5۔کوئی تو حرملہ سے یہ کہتا کیا بگاڑا ہے تیرا اصغر نے
او شقی پھول جیسے بچے کی پیاس کیوں تیر سے بجھانے لگے

6۔ ہم عدوِ رسول پر لعنت کرتے آئے ہیں چودہ صدیوں سے
کیوں پسینے تمہارے چہرے پر حسبنا کے وکیل آنے لگے

7۔ بولی زینب کہاں ہو تم غازی لوٹ آؤ حسین مارے گئے
کرکے پامال شاہ کا لاشہ لوگ خیام جلانے لگے

8۔ استغاثہ ہے رونے والوں کا لِلّٰہ مہدی امام آجاؤ
یہ مسلمان آلِ احمد کے اب مزارات جلانے لگے

9۔ اے عزادار شاہ کربل کے تیری توقیر ہی نرالی ہے
تیرے آنسو رومالِ زہرا میں تجھ سے پہلے جناں میں جانے لگے

طالبِ دُعا سالار: ملک اسد عباس

مرکزی ماتمی دستہ راولپنڈی پاکستان

کلام: توقیر کمالوی

سوز: وحید الحسن کمالوی

vist us at http://www.markazimatmidasta.com